S_1996_5_675_679

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1996 ایس یو پی 5ایس-سی-آر

نیشنل سابق سروس کوآرڈینیشن کمیٹی وغیرہ وغیرہ

بنام۔

کنٹرولر جنرل آف ڈیفنس اکاؤنٹس اور دیگران

9 ستمبر 1996

کلدیپ سنگھ اور بی-ایل-ہنسریا، جسٹسز

سروس کا قانون:

سابق فوجی (مرکزی خدمات اور عہدوں میں دوبارہ ملازمت) ضابطے، 1979:

سابق فوجی-دوبارہ ملازمت-مہنگائی سے نجات-پنشن-سرکاری شعبے میں دوبارہ ملازمت کرنے والوں کے لیے اسی طرح کے التزام کے بغیر مرکزی حکومت کے تحت عہدوں پر دوبارہ ملازمت کرنے والے سابق فوجیوں کو O.M سے انکار کرنے سے متعلق آفس میمورنڈم-امتیازی سلوک نہیں کیا گیا۔

سروس قانون۔پالیسی کا فیصلہ-عدالتی جائزے کا دائرہ کار-سروس کی شرائط-ایگزیکٹو ہدایات کے ذریعے تبدیلی-کی اجازت۔

بھارت کا آئین 1950: ساتواں گوشوارہ-فہرست-اندراج 2۔

"مسلح افواج"-اظہار کا دائرہ۔

اس درخواست میں شامل سوال سابق فوجیوں کو دوبارہ ملازمت پر مہنگائی نجات کی ادائیگی سے متعلق ہے۔ 1.8.1975 کے آفس میمورنڈم کو وزارت دفاع نے مسلح افواج کے پنشن یافتگان کو بھی 28.10.1975 کے اپنے خط کے ذریعے لاگو کیا تھا۔ درخواست کنندگان کے لیے یہ دلیل دی گئی کہ: (i) مرکزی یا ریاستی حکومت کے تحت عہدوں پر دوبارہ ملازمت کرنے والے فوجی اہلکاروں کو موسلا دھار ریلیف سے انکار، پبلک سیکٹر کے اداروں یا قومی بینکوں میں دوبارہ ملازمت کرنے والوں کے لیے اسی طرح کی شق کے بغیر امتیازی سلوک تھا۔ (ii) وزارت دفاع کا 28.10.1975 کا خط وزارت دفاع کے .O. M کے پیش نظر لاگو نہیں تھا۔ تاریخ 8.2.1983؛ (iii) مسلح اہلکاروں کی سروس کی شرائط پر کشش نہ ہونے کی وجہ سے ان کے ساتھ دوبارہ ملازمت کرنے والے شہریوں سے مختلف سلوک کیا جانا چاہیے؛ (iv) ان کی

سروس کی شرائط کو محض ایگزیکٹو ہدایات سے تبدیل نہیں کیا جا سکتا؛ (v) دوبارہ ملازمت کرنے والے سروس اہلکاروں کو پہلے سے ادا کی جانے والی پنشن پر مہنگائی ریلیف کا احساس ان کے لیے مشکلات کا باعث بنے گا؛ اور (vi) 28.10.1975 کا خط بحریہ، فوج اور فضائیہ کے اہلکاروں پر لاگو نہیں تھا۔

نظر ثانی کی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد .1 سرکاری ملازمین ایک الگ طبقے کی تشکیل کرتے ہیں اور ان کی خدمات کی شرائط ان لوگوں سے مختلف ہو سکتی ہیں جو سرکاری شعبے کے اداروں یا قومی بینکوں میں ملازمت کرتے ہیں۔ (677- ایف-جی)

.2 1983 کے O.M کا موضوع مکمل طور پر مختلف ہے اور دوبارہ ملازمت پر پنشن پر مہنگائی ریلیف سے انکار کے جواز کو متاثر نہیں کر سکتا۔ اسی طرح کہ دوبارہ ملازمت کے بعد ادا کی جانے والی مہنگائی ریلیف قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے رقم کی قیمت میں کمی کا خیال رکھتی ہے، جو کہ مہنگائی ریلیف کی منظوری کے پیچھے ہے، ایسی صورت حال میں پنشن پر مہنگائی ریلیف کی ادائیگی دوبار مہنگائی ریلیف دینے کے مترادف ہوگی، جس کا تصور نہیں کیا گیا ہے۔ (678-بی-سی)

.3 یہ سوال کہ کیا سابق فوجیوں کے ساتھ دوبارہ کام پر لگا کے شہریوں سے مختلف سلوک کیا جانا چاہیے، پالیسی کا معاملہ ہونے کی وجہ سے حکومت کو مناسب طریقے سے فیصلہ کرنا ہوگا۔ حکومت موجودہ منظر نامے اور قومی تناظر کو مد نظر رکھتے ہوئے ایسا کرے گی (678-ڈی)

.4 یہ طے شدہ قانون ہے کہ سروس کی حالت کو ایگزیکٹو ہدایات جاری کر کے تبدیل کیا جا سکتا ہے جہاں فیلڈ قانونی قواعد کے زیر قبضہ نہیں ہے۔ اس لیے قواعد میں ترمیم نہ کرنے کی کوئی ترتیب نہیں ہے (679 -سی)

.5 مناسب حکام کو ہمدردی کے ساتھ اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ پہلے سے ادا کی گئی پنشن پر مہنگائی ریلیف کی وصولی پر اصرار نہیں کیا جا سکتا (678-ایف)

.6 آئین کے ساتویں گوشوارہ کی فہرست I کے اندراج 2 کے دوسرے حصے میں لفظ "دیگر" واضح طور پر ظاہر کرتا ہے کہ بحری، فوجی اور فضائی افواج کو مسلح افواج کے طور پر قبول کیا گیا ہے (678-ایچ، 679 -اے)

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1993 وغیرہ کی پٹیشن نمبر 1002 کا جائزہ لیں۔

میں

دیوانی اپیل نمبر 1809 آف 1993 وغیرہ۔

1992 کے سی۔ڈبلیو۔پی نمبر 1966 میں دہلی عدالت عالیہ کے مورخہ 23.2.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

کے ساتھ

دیوانی اپیل نمبر 11983،11982،11981، اور 11984 آف 1996۔

ایچ۔این۔سالوی، پی۔پی۔ملہوترا، این۔این۔گوسوامی، کے۔وی۔موہن، ایس۔ایم۔ہوڈا، این۔ایس۔بشٹ، جی۔پرکاش، محترمہ بینا پرکاش، محترمہ انیل کٹیار، ٹی۔وی۔رتنم، محترمہ اندرا سونی اور پی۔پی۔ترپاٹھی پیش ہونے والی پارٹیوں کے لیے۔

عدالت فیصلے اس کے ذریعے دیے گئے تھے

ہنسریا، جسٹس۔ان نظر ثانی درخواستوں پر اس شکایت پر غور کیا گیا کہ زیر بحث اپیلوں کا فیصلہ کرتے وقت کچھ دستاویزات پر انحصار کیا گیا تھا جو عدالت کی اجازت کے مطابق فیصلہ محفوظ ہونے کے بعد دائر تحریری جمع کے ساتھ منسلک کیے گئے تھے، جس کی وجہ سے نظر ثانی درخواست کنندگان کو دستاویزات کے اطلاق اور مطابقت پر اپنی رائے دینے کا موقع نہیں ملا۔

2. نظر ثانی درخواستوں کی سماعت کے دوران، دونوں میں سے کسی نے بھی شری سالوے کی طرف سے کچھ نظر ثانی درخواست کنندگان کی طرف سے پیش ہونے والے شری ترپاٹھی کے بارے میں اس بات سے اختلاف نہیں کیا کہ وزارت دفاع نے مسلح افواج کے پنشن یافتگان کے لیے بھی 1.8.1975 کے آفس میمورنڈم کو لاگو کیا تھا، جیسا کہ (1995) 32SCC2 میں رپورٹ کیے جانے کے بعد سے فیصلے کے پیرا 6 میں ذکر کیا گیا ہے۔ بلکہ ترپاٹھی کی طرف سے جو دلیل دی گئی تھی وہ یہ تھی کہ مرکزی یا ریاستی حکومت کے تحت عہدوں پر دوبارہ ملازمت کرنے والے سروس اہلکاروں کو ڈیرنس ریلیف سے انکار، پبلک سیکٹر کے اداروں یا قومی بینکوں میں دوبارہ ملازمت کرنے والوں کے لیے اسی طرح کی شق کے بغیر، امتیازی سلوک ہے۔ہم اس دلیل سے متاثر نہیں ہیں کیونکہ یہ معلوم ہے کہ سرکاری ملازمین ایک الگ طبقے کی تشکیل کرتے ہیں اور ان کی خدمات کے حالات ان لوگوں سے مختلف ہو سکتے ہیں جو سرکاری شعبے کے اداروں یا قومی بینکوں میں ملازمت کرتے ہیں۔

3. شری ترپاٹھی کے مذکورہ بالا بیان پر، شری سالوی کا فروغ یہ تھا کہ وزارت دفاع کا 28.10.1975 کا خط وزارت دفاع کے OM نمبر 2(1)/83/D(Civ-I) کے پیش نظر لاگو نہیں

ہوگا۔مورخہ 8.2.1983 جس کے ذریعے سابق فوجیوں کی تنخواہ طے کرتے وقت ان کی طرف سے نکالی گئی دوبارہ ملازمت کی پنشن کو مکمل طور پر یا ایک مخصوص حد تک نظر انداز کرنے کی ضرورت تھی۔اس اوایم پر انحصار کرتے ہوئے، یہ عرض کیا گیا کہ پنشن کے ساتھ تنخواہ سے مختلف سلوک کیا گیا ہے،اور اس لیے پنشن پر ادا کی جانے والی ڈیرنس ریلیف کو دوبارہ ملازمت کے بعد دستیاب ڈیرنس ریلیف سے مختلف سمجھا جانا چاہیے۔فاضل وکیل کے مطابق دونوں ریلیف ایک ساتھ موجود ہو سکتے ہیں۔ہمیں اس درخواست کو قبول کرنے پر آمادہ نہیں کیا جاتا ہے کیونکہ 1983 کا اوایم کا موضوع مکمل طور پر مختلف ہے اور دوبارہ ملازمت پر پنشن پر مہنگائی ریلیف سے انکار کے جواز کو متاثر نہیں کرسکتا جیسا کہ اپیلوں میں دیے گئے فیصلے میں ذکر کیا گیا ہے-یہی وجہ ہے کہ دوبارہ ملازمت کے بعد ادا کی جانے والی مہنگائی ریلیف قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے رقم کی قیمت میں کمی کا خیال رکھتی ہے، جو کہ مہنگائی ریلیف کی منظوری کے پیچھے ہے۔پنشن پر ایسی صورتحال میں مہنگائی ریلیف کی ادائیگی دوبار مہنگائی ریلیف دینے کے مترادف ہوگی، جس کا تصور نہیں کیا گیا ہے۔

.4 شری سالوی اور شری ترپاٹھی دونوں کی مزید استدعا یہ تھی کہ مسلح اہلکاروں کی سروس کی شرائط پرکشش نہیں ہیں جیسا کہ اس وقت خالی پڑی فوج میں بہت سی آسامیوں سے ظاہر ہوتا ہے، جو کہ بڑے قومی مفاد میں نہیں ہے، سابق فوجیوں کے ساتھ دوبارہ ملازمت کرنے والے شہری سے مختلف سلوک کرنے کا معاملہ موجود نہیں ہے۔اس دلیل میں کچھ طاقت نظر آتی ہے،لیکن یہ پالیسی کا معاملہ ہونے کی وجہ سے حکومت کو مناسب طریقے سے فیصلہ کرنا ہوگا۔ہمارا خیال ہے کہ حکومت موجودہ منظرنامے اور قومی تناظر کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسا کرے گی۔

.5 شری ترپاٹھی کی طرف سے یہ بھی عرض کیا گیا کہ کچھ دبارہ کام پر لگا کے سروس اہلکاروں کے اب تک ریٹائر ہونے کے باوجود، پنشن پر مہنگائی ریلیف حاصل کرنے کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں جو انہیں ایک مرحلے پر ادا کیے گئے تھے۔فاضل وکیل کے مطابق، اس سے ان افراد کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ہم اس جمع کرانے میں طاقت تلاش کرتے ہیں اور مناسب حکام سے مطالبہ کریں گے کہ وہ اس بات پر غور کریں کہ مذکورہ رقم کی وصولی پر اصرار نہیں کیا جاسکتا ہے۔

.6 جو بچا ہے وہ 1995 کی ریویو پٹیشن نمبر 1039 میں پیش کردہ شری بشٹ کے جمع کرانے سے نمٹنا ہے۔فاضل وکیل کے مطابق، وزارت دفاع کا مذکورہ خط جس کی تاریخ 28.10.1975 ہے جس کے ذریعے 1.8.1975 کا آفس میمورنڈم مسلح افواج کے پنشن یافتگان پر لاگو کیا گیا تھا، بحریہ، فوج اور فضائی افواج کے اہلکاروں پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔اس پیشکش کی معقولیت کو ظاہر کرنے کے لیے، ہمیں آئین کے

ساتویں گوشوارہ کی فہرست I کے اندراج 2 کی طرف بھیجا گیا جس میں لکھا گیا تھا: "بحری، فوجی اور فضائی افواج؛ یونین کی کوئی بھی دوسری مسلح افواج۔ اندراج کے دوسرے حصے میں موجود لفظ "دیگر" ہی پیشگی دلیل کو ختم کرتا ہے، کیونکہ اس سے واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ بحری، فوجی اور فضائی افواج کو مسلح افواج کے طور پر قبول کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ اگر یہ افواج مسلح افواج نہیں ہوتیں تو یہ تصور کرنا مشکل ہے کہ کون سی قوتیں ایسی ہوں گی۔ اس طرح شری بشٹ کی اس اطاعت میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ان کی ایک اور دلیل تھی کہ مذکورہ ایگزیکٹو آرڈرز جاری کرنے کے بجائے، اگر ارادہ سابق فوجیوں کو دوبارہ ملازمت پر مہنگائی ریلیف سے انکار کرنا تھا، تو سابق فوجیوں (سنٹرل سول سروسز اور پوسٹوں میں دوبارہ ملازمت) رولز، 1979 میں مناسب ترمیم کی جا سکتی تھی۔ جمع کرانے کی کوئی طاقت نہیں ہے کیونکہ یہ طے شدہ قانون ہے کہ سروس کی شرائط کو ایگزیکٹو ہدایات جاری کر کے تبدیل کیا جا سکتا ہے جہاں فیلڈ قانونی قواعد کے زیر قبضہ نہیں ہے۔ اس لیے قواعد میں ترمیم نہ کرنے کی کوئی ترتیب نہیں ہے۔

7. کوئی اور پیشکش نہیں کی گئی ہے، یا واقعی دستیاب ہونے کی وجہ سے، نظر ثانی کی درخواستیں مسترد کر دی جاتی ہیں۔ تاہم، ہم چاہیں گے کہ یونین آف بھارت اس سوال پر ذہن کا اطلاق کرے کہ آیا سابق فوجیوں کے ساتھ دوسروں سے مختلف سلوک کیا جا سکتا ہے جہاں تک اس معاملے کا تعلق ہے، ان کی خدمت کے حالات کے پیش نظر جو پر کشش نہیں ہیں۔ ہم یہ بھی چاہیں گے کہ مرکزی حکومت مذکورہ بالا کھاتے پر دوبارہ ملازمت کرنے والے سابق فوجیوں کو پہلے سے تقسیم کی گئی رقم کی وصولی نہ ہونے کے سوال پر ہمدردی سے غور کرے۔

ہنسریا، جسٹس۔ اجازت دی گئی۔ فریقین کے فاضل وکیل سنے۔

2. یونین آف بھارت اینڈ ادرز بنام جی واسودیوان پیلے اینڈ ادرز (1995) 2 ایس سی سی 32 میں اس عدالت فیصلے کے پیش نظر، ان اپیلوں کی اجازت متنازعہ فیصلوں کو کالعدم قرار دیتے ہوئے دی گئی ہے، کیونکہ ان مقدمات سے متعلق نظر ثانی درخواستوں کو آج ایک علیحدہ فیصلے کے ذریعے خارج کر دیا گیا ہے۔ پہلے سے تقسیم کی گئی رقم کی وصولی نہ ہونے سے متعلق فیصلے میں کیے گئے مشاہدات ان معاملات پر بھی لاگو ہوں گے۔

ٹی۔این۔اے۔

اپیلوں کی اجازت ہے

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24